جلد ۲۹ | ۲۲ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ دی حج سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۴

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۶ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ

احرار کی تازہ شرارت اور جماعت احمدیہ

مذہبی اختلافات کی بناء پر مخالف کو خواہ مخواہ بدنام کرنا اور جھوٹ بول کر ناکردہ گناہ لوگوں کو ملزم گرداننے کی کوشش کرنا شرفاء کا شیوہ نہیں۔ اسلام اسے ہرگز گوارا نہیں کرتا۔ اور جو حکومت ایسے بہتان طراز اور دروغ باف لوگوں کو بے بنیاد افواہیں پھیلانے اور عوام الناس میں بے چینی پیدا کرنے سے روک نہیں سکتی۔ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے قابل نہیں سمجھی جاسکتی۔

پنجاب گورنمنٹ اور ضلع گورداسپور کے حکام بالخصوص اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ کہ احراری ٹولہ نے جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے اور اس خوف سے کہ احمدیت کے دلائل سے متاثر ہو کر لوگ صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوسکیں۔ کئی سال سے عرصہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معززین کو طرح طرح کے جھوٹے اتہامات سے متہم کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کی یہ فتنہ انگیزی اور حیلہ سازی متعدد بار حکومت پر بھی واضح ہوچکی ہے۔ اور کئی معاملات میں پوری سرگرمی کے ساتھ تحقیق و تفتیش کے بعد ذمہ وار حکام کو یہ ثابت ہوچکا ہے۔ کہ کس طرح یہ بدنیت لوگ ہمارے خلاف سراسر جھوٹی رپورٹیں حکومت کے پاس کرتے رہتے ہیں۔ ایک معمولی انسان بھی جانتا ہے۔ کہ کسی کے خلاف کوئی جھوٹی رپورٹ کرنا اور اس طرح اسے پریشان کرنے کی کوشش کرنا تعزیرات ہند کی رو سے سنگین جرم ہے۔ اور روز دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایسی جھوٹی رپورٹیں کرنے والے لوگوں کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جاتا۔ اور انہیں سزا دی جاتی ہے۔ تا انصاف کا تقاضا پورا ہو۔ اور امن مفقود ہو کر پبلک میں بددلی اور بے چینی نہ پھیلے۔ لیکن ہمارے خلاف احرار نے بہتان طرازیوں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اسے ذمہ وار حکام ایسے اطمینان اور سکون کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ کہ گویا تعزیرات ہند کی وہ دفعات ان لوگوں کے لئے بالکل بے اثر ہیں۔ اور انہیں کھلی چھٹی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور اس کے معززین کے خلاف جو چاہیں۔ کرتے رہیں۔ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذمہ وار حکام نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ احراری اس سلسلہ میں جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ عین قانون کا منشاء ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب اسی طرح انہیں ڈھیل دی جا رہی ہو۔ ان کی قانون شکن حرکات کو اس طرح فراخدلی کے ساتھ برداشت کیا جا رہا ہو۔ بلکہ الٹا ان کی نازبرداری کی جا رہی ہو۔ تو احرار کو ایسے خلاف شرافت۔ خلاف دیانت اور خلاف صداقت سلسلہ کے ختم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ابتداء میں ہی ان لوگوں کی جھوٹی رپورٹوں۔ اور غلط بیانیوں پر مواخذہ کیا جاتا۔ اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کر کے انہیں قانون کا احترام سکھایا جاتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے خلاف بار بار فتنہ پردازی کرنے۔ اور آئے دن احمدیوں میں بے چینی پھیلانے کی جرأت ہوتی۔ مگر جب معاملہ اس کے برعکس ہو۔ تو کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ کبھی خودبخود شرارتوں سے باز آئیں گے۔

اس سلسلہ کی تازہ شرارت جس نے کئی روز سے ہر احمدی کو بے چین کر رکھا ہے۔ اور جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کے لئے شدید پریشانی کا موجب ہو رہی ہے ایک شخص محمد فاضل کا واقعہ ہے۔ ناظرین سن چکے ہیں۔ کہ کس طرح وہ ایک عورت کو اغوا کر کے قادیان میں ایک برائے نام احمدی رشتہ دار کے تعلق سے یہاں آکر ٹھہرا۔ بعد میں اس عورت کا خاوند بھی یہاں آپہونچا۔ اور ناظر صاحب امور عامہ سے دادرسی کا خواہاں ہوا۔ جناب ناظر صاحب نے جیسا کہ ایک شریف انسان کا فرض تھا۔ اس معاملہ کو سلجھانا چاہا۔ اور حقیقت معلوم کرنے کے لئے متعلقہ افراد کو بلا بھیجا۔ یہ لوگ آئے۔ اور عورت نے یہ کہتے ہوئے کہ محمد فاضل مجھے دھوکے سے لایا ہے۔ ناظر صاحب کے دریافت کرنے پر اپنے خاوند کے ہمراہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ الفاظ سنتے ہی محمد فاضل نے چھت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اور اس طرح چاہا۔ کہ اس عورت پر اپنی محبت کا سکہ جمائے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ پولیس نے خودکشی کے اقدام میں اس کا چالان کر دیا۔ اور اگلے روز وہ بٹالہ کے ہسپتال میں جا کر مر گیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پیدا کر کے احرار کو اپنی دوکان چمکانے کا گویا بہانہ ہاتھ آگیا۔ اور شور مچا دیا۔ کہ غضب ہوگیا ستم ہوگیا۔ احمدیوں نے "مولانا محمد فاضل" کو قتل کر دیا۔ حکام کو تاریں دی گئیں۔ ڈیپوٹیشن بھیجے گئے۔ جلسے منعقد کئے گئے۔ اور اخبارات میں مضامین شائع کئے گئے۔

احرار کی تو خیر یہ دیرینہ عادت ہے اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کا بغض وعناد اسی بات کا متقاضی ہے

کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل سے نکال کر نہائت بے باکی کے ساتھ جھوٹ بول لیں۔ لیکن حیرت سرکاری حکام پر ہے جو سب کچھ جانتے ہوئے سالہا سال سے احرار کی چالوں کو دیکھتے ہوئے۔ اور ان کی دروغ بافیوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس معاملہ کو خواہ مخواہ طول دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہم نے تو کبھی اپنے شدید سے شدید معاندین کے قتل کو تو الگ رہا ان کی معمولی ایذا رسانی کو بھی جائز نہیں سمجھا۔ اور "محمد فاضل" سے ہمیں سروکار ہی کیا تھا۔ اس نے کسی احمدی کو کوئی نقصان نہ پہونچایا تھا۔ وہ کسی احمدی کے رشتہ دار یا دوست کے نقصان کا موجب نہ ہوا تھا۔ وہ کوئی مذہبی لیڈر اور طبقہ علماء میں سے نہ تھا۔ کہ اس کا علمی تبحر ہمارے لئے کسی طرح وجہ پریشانی تھا۔ وہ کوئی سیاسی لیڈر نہ تھا جس کا تدبر ہمارے لئے الجھنوں کا باعث تھا وہ کوئی مالدار نہ تھا۔ کہ اس کی سرمایہ داری نے ہمارے راستہ میں مشکلات پیدا کر رکھی تھیں۔ پھر وہ مجلس احرار کا کوئی سرغنہ نہ تھا۔ کہ کم سے کم اپنے خیال کے مطابق ہی احراری اس کے ساتھ ہمارے بغض کا دعوے کر سکتے۔ اسے تو ساید صحیح طور پر یہ بھی علم نہ ہو۔ کہ احمدیوں اور احرار میں کیا امتیاز ہے۔ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر افسران بالا کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کسی احمدی کو اس کے قتل میں کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ احراری اگر یہ نہیں سوچ سکتے تو ایک حد تک معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ کہ ان کی آنکھوں پر بغض اور عداوت کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ پھر وہ اپنی قلبی کیفیات اور پراگندہ ذہنیتوں کی وجہ سے منصفانہ غور و فکر کی اہلیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ لیکن حکام کا طریق عمل لاکھوں امن پسند اور پابند قانون احمدیوں کے لئے تشویش اور اضطراب کا موجب بن رہا ہے۔

بے شک ہمیں ہمارا مذہب حکومت وقت کے لئے وجہ پریشانی بننے کی اجازت نہیں دیتا۔ بالخصوص ایسے وقت میں کہ حکومت ایک خوفناک جنگ میں مبتلا ہے ہم نہیں چاہتے۔ کہ ہم اس کے لئے کسی لحاظ سے بھی کوئی الجھن پیدا کریں۔ لیکن احرار کی فتنہ انگیزیوں پر حکام کی غیر معمولی توجہ نے جو صورت پیدا کر دی ہے۔ وہ بھی ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے دشمن خواہ مخواہ شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ اور حکومت کی مصلحت اندیشیوں کا تقاضا اگر یہی رہا کہ احرار کو خاموش کرانے کے لئے ہمارے جذبات و احساسات کا کوئی خیال نہ کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ ہم امن و سکون کے ساتھ اس عظیم الشان کام کو سرانجام نہ دے سکیں گے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور جسے ہم اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھتے ہیں۔ اس لئے قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے اور اپنے مذہبی احکام کی پابندی کرتے ہوئے ہمیں کوئی ایسا رستہ تجویز کرنا پڑے گا۔ کہ احرار کی فتنہ انگیزیوں کا سلسلہ بند ہو۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا دس بجے شب کی ڈائری میں اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بھی دردشکم کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولوی عبد الغفور صاحب کو راولپنڈی بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

بابا نبی بخش صاحب ساکنہ ضلع امرتسر سال کی عمر میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چودھویں صدی میں مسیح موعود کی بعثت

دوسری دلیل وہ بعض احادیث اور کشوف اولیائے کرام و علمائے عظام ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ حدیث الآیات بعد المأتین کی تشریح بہت سے متقدمین اور متاخرین نے یہی کی ہے۔ جو مأتین کے لفظ سے وہ مأتین مراد ہیں جو الف کے بعد ہیں۔ یعنی ہزار کے بعد۔ اس طرح پر معنی اس حدیث کے یہ ہوئے کہ مہدی اور مسیح کی پیدائش جو آیات کبریٰ میں سے ہے۔ تیرھویں صدی میں ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ یہی معنی محققین علماء نے کئے ہیں۔ اور انہی قرائن سے انہوں نے حکم کیا ہے۔ کہ مہدی معہود کا تیرھویں صدی میں پیدا ہو جانا ضروری ہے۔ تا چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو سکے۔ چنانچہ اسی بناء پر اور نیز کئی اور قرائن کے رو سے بھی مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم اپنی کتاب حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔ کہ میں بلحاظ قرائن قوی یہ گمان کرتا ہوں۔ کہ چودھویں صدی کے سر پر مہدی معہود کا ظہور ہوگا۔ اور ان قرائن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ تیرھویں صدی میں بہت سے دجالی فتنے ظہور میں آ گئے۔ اب دیکھو کہ اس نامی مولوی نے جو بہت سی کتابوں کا مؤلف بھی ہے کیسی صاف گواہی دے دی کہ چودھویں صدی ہی مہدی اور مسیح کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۲)

ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق امام مسجد احمدیہ لنڈن کی تقریر

ڈیڈلاک دور کرنے کے لئے عملی تجاویز

لنڈن ۱۸ جولائی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:۔

۱۲ سے ۱۷ جولائی تک نیو کالج آکسفورڈ میں ہندوستان کے متعلق ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں میری تقریر بھی ہوئی۔ تقریر کے اختتام پر صدر نے اپنے ریمارکس میں کہا۔ کہ ہم نے جتنی تقریریں سنی ہیں یہ ان سب سے زیادہ سوچی سمجھی ہوئی اور عمدہ ترتیب یافتہ تھی۔ یہ تقریر "ہندوستان کے لئے نیو آرڈر" کے موضوع پر ہوئی تھی جس میں نے ہندوستان کی سیاسی حالت کا پورا نقشہ پیش کر کے ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے عملی تجاویز پیش کیں۔

میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی جو ہوابازی کی تعلیم حاصل کرنے لنڈن آئے تھے۔ اب عملی طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی جائے۔

۱۹ کو کل ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اہلیہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بعمر ۴۲ سال اور فردوس بی بی صاحبہ والدہ ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب بعمر قریباً ایک سال کل فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے یہ جنازے پڑھائے۔ اور انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صریح فیصلہ

اور

جناب مولوی محمد علی صاحب

ایک فیصلہ کُن بات

قادیان سے چلے جانے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے عقائد میں جو تبدیلیاں ہُوئی ہیں۔ وُہ عام طور پر اخبار "الفضل" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن آج خاکسار ایک ایسی بات غیر مبایعین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لئے دلائل اور براہین یا بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وُہ ایسی صاف اور سیدھی بات ہے کہ اسے سمجھنے کے لئے سوائے عقل سلیم کے اور کچھ بھی درکار نہیں۔

محکم۔ اور متشابہ آیات

اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ قرآن شریف میں دو طرح کی آیات ہیں۔ اول محکمات اور بینات۔ دوم متشابہات۔ اور موخر الذکر آیات کے معانی کرنے کے لئے محکم آیات کو مدنظر رکھنا مومنانہ شیوہ ہے۔ اور یہ ایک ایسا گُر ہے۔ جس کو قرآن شریف نے خود پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سُورہ آل عمران کے پہلے رکوع میں فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ یعنی خدا تعالےٰ نے کتاب نازل کی۔ جس میں آیات محکمات ہیں۔ یہ ام الکتاب ہیں یعنی اس کتاب کا مغز ہیں۔ اور دوسری متشابہات۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے۔ وُہ متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں۔ تاکہ فتنہ پھیلائیں اور چاہتے ہیں اس کے انجام کو۔ اور نہیں جانتا کوئی اس کی حقیقت بجز اللہ تعالےٰ کے۔ یا وُہ جو علم میں پختہ ہوتے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ سب کچھ ہمارے خدا کی طرف سے ہے۔ صرف عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

یہ آیت مندرجہ ذیل امور تصریح کے ساتھ بیان کر رہی ہے:۔

۱۔ قرآن شریف میں بعض محکم آیات ہیں۔ جو کتاب کی جڑ ہیں۔

۲۔ اس میں متشابہ آیات بھی ہیں۔

۳۔ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہو۔ وُہ متشابہ آیات کو پیش کرتے ہیں اور محکم آیات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ یا یوں کہا جائے۔ کہ وُہ متشابہ آیات کو محکمات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور محکمات کو متشابہ قرار دیتے ہیں۔

۴۔ متشابہ آیات کو محکم آیات کے مقابل پیش کرنے سے ان کی مُراد فتنہ و فساد پھیلانا ہوتا ہے۔ تاکہ وُہ اپنا اُلّو سیدھا کریں۔

۵۔ متشابہات کی تاویل یا اصل مطلب اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ یا وُہ لوگ جو علم میں پختہ ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

یہ پانچ نتائج ہیں۔ جو قرآن شریف کی مندرجہ بالا آیت سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور اس میں کسی غیر مبایع کو بھی کلام کی گنجائش نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں۔ ایک محکمات اور بینات" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۹)

۲۔ "دُوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۰)

۳۔ "جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے۔ وُہ آیات محکمات کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۰)

۴۔ الف "لیکن متعصب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے . . . . . . وہ امُور جو ہنوز اس پر مشتبہ ہوتے ہیں۔ ان کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں" (خزینۃ العرفان صفحہ ۲۹۸)

ب "لیکن جو بدبختوں کا گروہ تھا۔ اس نے کھلی کھلی علامتوں اور نشانوں کی طرف ذرہ التفات نہ کی۔ یہاں تک کہ زمانہ کی حالت پر بھی ایک نظر نہ ڈالی۔ اور شرارت اور خبث بازی کے ارادے سے دوسرے حصے کو جو متشابہات کا حصہ تھا۔ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور نہایت گستاخی سے اس مقدس کو گالیاں دینی شروع کیں۔ اور اس کا نام ملحد اور بے دین اور کافر رکھا۔ اور یہ کہا۔ کہ یہ شخص پاک نوشتوں کے اُلٹے معنے کرتا ہے"

(خزینۃ العرفان صفحہ ۳۰۰)

ج "اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں ان کو ہاتھ میں لئے ہُوئے ہوتے ہیں۔ اور عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں"

(خزینۃ العرفان صفحہ ۳۰۲)

۵۔ "دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں۔ جن کے معنے باریک ہوتے ہیں اور جو لوگ راسخ فی العلم ہیں۔ ان لوگوں کو ان کا علم دیا جاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۰)

ان پانچ باتوں کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ دیکھو نوٹس درس القرآن سورۃ آل عمران رکوع ۱۔ نیز مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان کو تسلیم کیا ہے۔ دیکھو بیان القرآن تفسیر رکوع آل عمران۔ دراصل یہ ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ اس کا انکار کیا ہی نہیں جا سکتا۔

مولوی محمد علی صاحب کا طریق عمل

اس تمہید کے بعد میں اپنے بچھڑے ہُوئے بھائیوں کی توجہ مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ "مسئلہ کفر و اسلام" کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑتا۔ کہ یہ ٹریکٹ واقعی حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی رضامندی سے لکھا گیا تھا۔ یا نہیں۔ یا اس مسئلہ کے بیان کرنے میں مولوی صاحب راستی پر ہیں۔ یا نہیں۔ یا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کا عقیدہ اس بارہ میں کیا ہے۔ بلکہ میں یہ پیش کرنا چاہتا ہُوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس ٹریکٹ میں دو قسم کی آیات پیش کی ہیں۔ پہلی قسم کی آیات کو انہوں نے محکمات قرار دیا ہے۔ اور پھر ایک آیت اپنے خیال میں متشابہ پیش کی ہے۔ پہلی قسم کی آیات میں قل اللہ ثم ذرھم اور لولا دفع اللہ الناس الآیۃ پیش کی ہیں۔ اور موخر الذکر میں ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ کے نہ ماننے والوں کے کفر و اسلام کے متعلق بعض تحریریں دو اقسام میں بیان کرکے بعض کو محکم اور بعض کو متشابہ قرار دیا ہے اور آخری فیصلہ یہ دیا ہے۔ کہ:۔

"اگر کوئی الفاظ اس میں ایسے بھی ہوں۔ جنہیں متشابہ کہا جا سکے۔ تو ان کو محکمات کی طرف لے جانا چاہیئے"

(ٹریکٹ مذکورہ صفحہ ۱۵)

اس اصل سے انکار نہیں۔ لیکن میری عرض مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں یہ ہے۔ کہ میں نے جو قرآن شریف کی آیت دربارہ محکمات اور متشابہات پیش کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بھی اس بارے میں حضور کی تحریرات سے ثابت کیا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کس قدر ظلم ہے۔ کہ ایک محکم آیت کو متشابہ قرار دیا جائے۔ اور اپنے پر وُہ تمام الزامات قائم کر لئے جائیں۔ جو خدا تعالےٰ

سے اور خدا کے مسیح نے ایسے لوگوں کے لئے بیان کئے ہیں۔ میں پھر عرض کروں گا۔ کہ اس میں کسی عقلی بحث۔ یا فلسفیانہ گتھی کے سلجھانے کا قطعاً سوال نہیں بالکل صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ کسی محکم آیت کو متشابہ قرار دینے والا بموجب صریح نص قرآن اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کج دل ہے :۔

میرا مطلب اس تمام تحریر سے یہ ہے۔ کہ جس آیت کو مولوی محمد علی صاحب چند آیاتِ قرآنی کے مقابل پیش کر رہے ہیں۔ اور اس کو متشابہ قرار دے دیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق محکم ہیں۔ اور آپ کا فیصلہ ماننا ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔ نہایت محکم آیت ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کون ایسا احمدی ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح فی العلم یا خدا کی طرف سے تائید یافتہ نہ سمجھتا ہو۔ میں یہ حضور کا فیصلہ ہے۔ جو میں تمام [illegible] کے سامنے اور خصوصاً جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے رکھ کر عرض کرتا ہوں۔ کہ اسے قبول کریں :۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ جن میں حضور نے اس آیت کو محکم قرار دیا ہے۔ جس کو مولوی محمد علی صاحب نے متشابہ ٹھہرایا ہے اور وہ یہ ہیں :۔

(۱) عبد الحکیم مرتد کے ایک سوال کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ۱۶ آیات لکھی ہیں۔ اور حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ نجات کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ ان میں سے نویں آیت وہی ہے۔ جسے مولوی محمد علی صاحب نے متشابہ قرار دے کر تنکے کی طرح توڑ کر پھینک دیا۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :۔

"(۹) قولہ تعالےٰ۔ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ...... الجزو ۶ سورۃ نساء۔ ترجمہ وہ لوگ جو خدا اور رسول کے منکر ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈال دیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بعض پر ہم ایمان لائیں گے۔ اور بعض پر نہیں یعنی صرف خدا کا ماننا یا صرف بعض رسولوں پر ایمان لانا کافی ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ خدا کے ساتھ رسول پر بھی ایمان لائیں۔ یا سب نبیوں پر ایمان لائیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر بین بین مذہب اختیار کریں۔ وہی پکے کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸-۱۲۷)

مجھے امید ہے۔ کہ کسی غیر مبایع کو یہ کہنے کی جرأت نہیں۔ کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کی پیش کردہ متشابہ آیت نہیں۔ اب دیکھئے۔ کہ حَکَم کا فیصلہ اس آیت کے اور دوسری آیات کے متعلق جو اس کے ساتھ ہی درج ہیں۔ کیا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"اب اٹھو۔ اور آنکھ کھولو اے میاں عبد الحکیم مرتد! کہ خدا تعالےٰ نے ان آیات میں فیصلہ کر دیا ہے۔ اور نجات پانا صرف اسی بات میں حصر کر دیا ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کی کتابوں پر ایمان لائیں اور اس کی زندگی کریں خدا تعالےٰ کے کلام میں تناقض اور اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پس جبکہ اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے نجات کو وابستہ کر دیا ہے۔ تو پھر بے ایمانی ہے۔ کہ ان آیات قطعیۃ الدلالت سے انحراف کر کے متشابہات کی طرف دوڑیں۔ متشابہات کی طرف وہی لوگ دوڑتے ہیں۔ جن کے دل نفاق کی مرض سے بیمار ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۳)

شائد غیر مبایعین یہ کہیں۔ کہ اس آیت کو قطعیۃ الدلالۃ تو کہا گیا ہے۔ لیکن محکم تو نہیں۔ اس لئے دوسرا حوالہ عرض ہے۔

(۲) "پھر یہ بھی واضح ہو۔ کہ قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں۔ ایک محکمات اور بیّنات۔ جیسا کہ یہ آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا۔ اولٰئک ھم الکٰفرون حقًا واعتدنا للکٰفرین عذابًا مھینًا۔ یعنی جو لوگ ایسا ایمان لانا نہیں چاہتے۔ جو خدا پر بھی ایمان لاویں اور اس کے رسولوں پر بھی۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ خدا کو اس کے رسولوں سے علیحدہ کر دیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض پر نہیں۔ اور ارادہ کرتے ہیں کہ بین بین راہ اختیار کریں۔ یہی لوگ واقعی طور پر کافر اور پکے کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ یہ تو ہیں آیات محکمات جن کی ہم ایک بڑی تفصیل بھی لکھ چکے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۹)

بالآخر نہایت عاجزانہ گذارش کے ساتھ خاکسار اس مضمون کو ختم کرتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا قرآنی نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ حَکَم کے فیصلہ کے بعد کونسی چیز ہے۔ جس پر ہم اور ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی جمع ہو سکتے ہیں۔ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون۔ یہی چیز ہے جو خدا نے ہماری ہدایت کے لئے اس ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں نازل کی پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مضبوطی سے اس حبل اللہ کو پکڑ لیں۔ اور خدا تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کریں۔ آمین

خاکسار

ملک سعید احمد بی۔ اے۔ دہلی

مفہوم میں وسعت

کسی چیز کا اصل مفہوم نہ سمجھنے سے اس پر صحیح طور پر عمل بھی نہیں ہو سکتا۔ مفہوم کی وسعت اگر محدود کر دی جائے۔ تو عمل بھی لازماً محدود ہو جاتا ہے۔ اور اس طور پر اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کا لفظ بھی وسیع معنے رکھتا ہے۔ مخلوقِ خدا وسیع احاطۂ زمین میں پھیلی ہوئی ہے۔ اقوام کی حدود اور مذاہب کی قیود مخلوق خدا کے مفہوم کو محدود و مقید نہیں کر سکتیں۔ اور جب تک یہ اصل مدنظر نہ ہو۔ ہم خدمتِ خلق کے حق کی ادائیگی سے کما حقہ فارغ نہیں ہو سکتے۔ خدمت خلق سے مراد محض اپنے ہمسائیوں واقفوں اور ہم مذہبوں کی خدمت مراد نہیں۔ بلکہ ناواقف سے ناواقف اجنبی سے اجنبی حتّٰی کہ مجھ لفظ سے مخالف مذہب کا پیرو بھی ہماری خدمت کا اسی طرح حقدار ہے جس طرح ہمارا ساتھی یا دوست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے فرمایا تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ کا یہ کام ہے۔ کہ وہ اس رنگ میں دوسروں کی خدمت کریں۔ کہ اپنے مفاد کو بکلی بھلا دیں۔ لیکن اگر ہم صرف اپنے ہم مذہبوں۔ ہم جماعتوں اور ساتھیوں کی ہی خدمت کریں۔ تو کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے خدمت خلق کا صحیح حق ادا نہیں کیا۔ اور خدمت کرتے وقت اپنے مفاد کو نہیں بھلایا۔ پس اے مخلص اراکین خدام الاحمدیہ! اپنے ماحول پر نظر دوڑاؤ۔ کہ آپ کی خدمت کا دائرہ محدود تو نہیں۔ کیا آپ خدمت کرتے وقت بھی اپنے مفاد کا ہی خیال تو نہیں رکھتے۔ چاہیئے۔ کہ ہم خدمت کریں۔ اپنوں اور بیگانوں کی۔ واقف اور اجنبی کی ہندو و مسلم کی۔ اور خدمت کرتے ہوئے ہم اس مفہوم کو محدود نہ کریں۔ جو وسیع ہے۔ تا خدا کی رحمتیں بھی ہم پر بے حد اور وسیع طور پر نازل ہوں۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے حالات عقائد اور مقاصد بعثت

حضرت امام مہدی کے پنجاب سے ظاہر ہونے کی پیشگوئی

(۱)

تیرھویں صدی کے مجدد

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ اسی حدیث نبوی کی بناء پر حضرت امام غزالی نے لکھا ہے وقد وعد اللہ سبحانہ باحیاء دینہ علیٰ رأس کل مائۃ (المنقذ صفحہ ۴۰) کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہر صدی کے آغاز میں دین اسلام کو حیات تازہ بخشتا رہیگا۔

قرون گذشتہ میں اللہ تعالے نے اس وعدہ کو پورا فرمایا۔ اور ہر صدی میں مجدد مبعوث ہوتا رہا۔ اسی سلسلہ میں تیرھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ پچھلے دنوں مجھے بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس قصبہ کے پاس اسلام کے دو مایۂ ناز فرزند حضرت سید اسمٰعیل صاحب شہید اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہید کے مقبرے ہیں۔ موخر الذکر بزرگ کے مزار پر سیاہ پتھر کا جو کتبہ رکھا ہے۔ اس پر مندرجہ ذیل الفاظ کندہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزار شریف

غازی سید احمد صاحب بریلوی شہید مجدد تیرھویں صدی

میں نے یہ کتبہ ۲۲ جون ۱۹۴۱ء کو اخویم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اور مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر کی موجودگی میں دیکھا۔

سید صاحب شہید مثیل یحیٰ تھے

منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری نے جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے خاص معتقد ہیں ان کے سوانح حیات مرتب کئے ہیں جو ۱۳۰۹ ہجری میں "تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی" کے نام سے مطبع فاروقی دہلی میں طبع ہوئے۔ منشی صاحب دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"احتمال ہے کہ نئی روشنی والوں کو ان واقعات سے سخت حیرت ہوگی مگر جبکہ وہ اپنے پیران پیر مسیح سوانح سے مقابلہ کریں گے۔ تو مابین ہر دو سوانح سر مو تفاوت نہ پائیں گے۔ بلکہ وقت موازنہ جان لیں گے کہ مسیح اور سید صاحب ایک ہی شاہراہ کے راہرو اور ایک استاد کے شاگرد تھے۔" (صٰ)

واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب شہید کی مماثلت حضرت مسیح ناصری کی بجائے حضرت یحیٰ سے ہے کیونکہ جس طرح حضرت یحیٰ حضرت مسیح سے پہلے اور اشارۃً ان کے مبشر تھے اور خدا کی راہ میں انہوں نے جام شہادت پیا۔ اسی طرح حضرت سید احمد بریلوی حضرت مسیح موعود سے پہلے اور اشارۃً حضور کے بشارت دہندہ تھے۔ اور فی سبیل اللہ شہید ہوئے پس سید احمد صاحب بریلوی درحقیقت مثیل یحیٰ (ایلیا ثانی) تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"کیا تعجب ہے کہ سید احمد بریلوی اس مسیح موعود کے لئے ایلیاس کے رنگ میں آیا ہو۔ کیونکہ اس کے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کرکے مسیح موعود کے لئے جو یہ راقم ہے راہ کو صاف کیا۔ اسی کے خون کا اثر معلوم ہوتا ہے جس نے انگریزوں کو پنجاب میں بلایا۔ اور اس قدر سخت مذہبی روکوں کو جو ایک آہنی تنور کی طرح تھیں دور کرکے ایک آزاد سلطنت کے حوالہ پنجاب کو کردیا۔ اور تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈال دی۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صہ ۱۹۶)

سید احمد صاحب بریلوی کے مختصر حالات

حضرت سید احمد بریلوی یکم محرم ۱۲۰۱ھ کو قصبہ رائے بریلی ممالک اودھ میں پیدا ہوئے۔ (سوانح احمدی صہ ۱۹)

ابتدا سے ہی للہیت اور دینی جوش تھا۔ ساری زندگی مجاہدات سے لبریز ہے ۲۲ برس کی عمر میں آپ نے مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کی بیعت کی۔ پھر آپ نے دہلی کی رہائش ترک کرکے نواب امیر خان کے لشکر میں شمولیت اختیار کرلی۔ اور کچھ مدت فن سپاہ گری کی مشق میں بسر کی۔ اس مدت کے بعد سید احمد صاحبؓ کی زندگی خالص زاہدانہ طریق پر گزرتی تھی اس باعث لوگ آپ کے گرد جمع ہوگئے اور سلسلہ بیعت شروع ہوگیا۔ ہزارہا لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید اور مولوی عبد الحی صاحب آپ کے خاص شاگردوں میں سے تھے یکم شوال ۱۲۳۶ ہجری کو آپ چار سو زن و مرد کی معیت میں دہلی سے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ حج کرکے دو سال گیارہ ماہ بعد ۲۹ شعبان ۱۲۳۹ھ کو واپس وطن پہونچا۔ کچھ دنوں آرام کرنے کے بعد حضرت سید احمد صاحب نے سکھوں سے جہاد کی مہم شروع کی۔ اور دیہات و شہروں میں اس جہاد کی ترغیب کے وعظ ہوتے تھے۔ آخر سید صاحب جماعت مجاہدین کو لے کر صوبہ سرحد کی طرف روانہ ہوئے اور یاغستان سے ہو کر سکھوں سے معروف جہاد ہوگئے۔ سید صاحب کے لشکر کی پہلی جنگ سکھوں سے اکوڑہ کے قریب ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ ہجری مطابق ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء کو ہوئی (سوانح صہ ۱۳۱) جنگوں کا یہ سلسلہ قریباً چار برس تک جاری رہا۔ جن میں بسا اوقات مسلمان کہلانے والے سرحدی سید صاحب سے غداری کرتے رہے۔ آخر بالاکوٹ کی جنگ میں راجہ شیر سنگھ پہاڑی راستہ نہ جاننے کے باعث واپس جانے کو تھا۔ کہ کسی پنجابی یا سرحدی مسلمان نے اسے وہ مخفی راہ بتادی۔ جس سے وہ بالاکوٹ میں پناہ گزین مجاہدین پر حملہ آور ہوگیا۔ اور صدہا مجاہدین کو بالاکوٹ کے میدان میں شہید کردیا۔ چنانچہ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۲۴۶ ہجری کو تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد بریلوی اور ان کے جاں نثار رفیق سید محمد اسمٰعیل صاحب سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اور اسی جگہ ایک دوسرے سے فاصلے پر دفن کئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے دو عجیب خواب

لکھا ہے۔ کہ "ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا۔ اس رات کو حضرت علیؓ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو نہلایا اور حضرت فاطمہ نے ایک لباس فاخرہ اپنے ہاتھ سے آپ کو پہنایا۔"

(سوانح احمدی صہ ۱۴)

(۲) "اس رات کو اثنائے راہ میں سید صاحب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت بمعیت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت خاتون قیامؓ اور حسنین رضی اللہ عنہم اجمعین سید آپ کی عیادت کے واسطے تشریف لائے۔ اور ہر ایک بزرگ نے حضرت سید صاحب کے سینہ مبارک پر اپنا اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی اور تشفی کی اور بہت سی بشارتیں آپ کو دیں۔" (سوانح احمدی صہ ۴۲)

ان خوابوں کی سچائی کو ماننے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رؤیا پر کس طرح اعتراض کرسکتے ہیں۔ جس میں حضور نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ماں اور مہربان کی طرح سلوک کرتے دیکھا۔ درحقیقت خدا کے برگزیدہ بندوں کو اللہ تعالےٰ اس طرح کی احسان عطا کرتا ہے۔

رفع کے معنی بلندی درجات ہیں

غیر احمدیوں کو بالعموم آیت رفعہ اللہ الیہ سے مغالطہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت عیسےٰ کو جسم سمیت آسمان پر اٹھالیا ہے۔ وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ رفع کے معنی درجات کی بلندی کے ہوتے ہیں

مگر حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے جب مولوی عبدالحی صاحب کو حقیقت نماز سمجھائی۔ تو اسی ضمن میں فرمایا۔

"سجدے سے سر اٹھا کر (نمازی) جلسہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور مونہہ سے کہتا ہے اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وارفعنی واجبرنی۔ یعنی اے اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کیجئے اور کھانا دیجئے اور بلند کر مرتبہ میرا اور نقصان میرا دور کر۔" (سوانح احمدی صفحہ ۲۲)

معلوم ہوا کہ تیرھویں صدی کے مجدد کے نزدیک بھی رفع کے معنی جسم اٹھانے کے نہیں بلکہ مرتبہ بلند کرنے کے ہیں۔

ختم نبوت کا حقیقی مفہوم

مولوی سید احمد صاحب شہید کا بیان درج ہے کہ "تقویۃ الایمان کے اس مقام پر یہی ثابت کرنا مقصود ہے کہ رب العزۃ جل جلالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اور یہ مقصود نہیں کہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرے گا۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہو چکے۔" (سوانح صفحہ ۱۹۹)

معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ جیسا نبی پیدا نہ ہوگا۔ نہ یہ کہ مطلقاً نبی نہ ہوگا گویا ختم نبوت کا مفہوم کمال نبوت کو پورے طور پر حاصل کر لینا ہے۔ سید صاحب نے فرمایا کہ "سو کمال بھی سب اللہ پر ختم ہیں" (سوانح صفحہ ۱۰۴)

غیر تشریعی نبوت یقیناً جاری ہے

"ثمرات حب ایمانی" کے زیر عنوان حضرت سید صاحب نے فرمایا۔ "ان دونوں یعنی شہید اور صدیق سے بڑھ کر مقام نیابت عن اللہ ہے۔ ان کو مفہمین بھی کہتے ہیں۔ اور ان تینوں سے برتر مقام موسوم بہ حجۃ اللہ ہے۔ اور ان کل سے بڑھ کر مقام ریاست ادوار والمواد ہے۔ اور انکو فاتحین اور خاتمین بھی کہتے ہیں۔ اور یہ تینوں مقام بالذات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہیں یا باتباع ان کے بعض کامل شخصوں کو بھی ظل ان مقامات کا عطا ہوتا ہے۔ اس واسطے ان تینوں آخر الذکر مقاموں کی پوری تفصیل اور تشریح اور ان کے اسرار مکنونہ لکھنے سے قلم عاجز اور ذہن قاصر ہے۔" (سوانح احمدی صفحہ ۱۰۶ ، ۱۰۴)

تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے سو فیصدی پورے کرنے والے مجاہدین کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اسلئے کہ وہ جو باوجود کوشش کے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ مزید کوشش کریں۔ اور اپنے وعدے کی ادائیگی کو ۳۱ ؍ جولائی تک ادا کر دیں۔ اور زمیندار احباب بھی اسے نہ بھولیں۔ پس ہر شخص یاد رکھے۔ کہ اس نے اپنا وعدہ ۳۱ ؍ جولائی تک بہر حال پورا کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ فہرست یہ ہے:۔

چوہدری محمد اقبال احمد خانصاحب چک ۳۰ ۱۱.L ۵۰/-
میاں غلام محمد صاحب درزی کوٹھیڈہ مونگ ۵/-
" جہاں داد خان صاحب " " ۵/۶/-
چوہدری سردار خانصاحب سارچور ۶/-
بابو ناصر احمد صاحب ناگپور سی۔ پی ۵/۳/- [illegible]
اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور قادیان ۲۲/۷/-
میاں محمد عبداللہ صاحب آوہ ڈھلوان ۶/۲/-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب دنیا پور ملتان ۱۷/-
شیخ مولا بخش صاحب " ۱۴/۱۲/-
" محمد حسین صاحب " ۹/۱۲/-
چوہدری حاکم الدین صاحب چک ۶ ۱۱.L ۵/۱۰/-
عبدالقیوم صاحب جمشید پور ۷/۸/-

حافظ عبدالواحد صاحب دارالفضل ۹/۱۰/-
شیخ عبدالحق صاحب معہ فیملی جیکب آباد ۱۲۰/-
محترمہ رحیم بی بی صاحبہ دنجوال ۵/۶/-
مرزا نذیر علی صاحب مسجد اقصٰی ۶/-
نصرت جہان بیگم اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب دہلی ۶/۸/-
عبدالمجید صاحب چھچھریالہ گورداسپور ۵/۸/-
حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم آف حافظ میرزا حضرت میاں ناصر احمد صاحب ۸۰/-
شیخ برکت علی صاحب رحیم آباد ۲۰/۳
چوہدری فتح محمد صاحب ٹبالوی سوڈان ۳۰/-
شیخ فضل حسین صاحب دوکاندار مسجد مبارک ۵/۲/-
رضیہ بیگم مرحومہ ہمشیرہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر دارالفضل ۶/۶
میر کریم بخش صاحب بلوان معہ اہلیہ صاحبہ لاہور ۱۱/۸ [illegible]
انہوں نے دس سال کا چندہ معہ اہلیہ صاحبہ کے ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء
ملک فضل احمد صاحب ملتان شہر ۹/۴/-
ناظر علی صاحب نمبردار دیال گڑھ ۵/۴/-
نور احمد صاحب " " ۵/۲/-
فضل محمد خان صاحب " " ۵/۱/-
چوہدری محمود احمد صاحب سلطان پورہ لاہور ۹/۴/-
" غلام رسول صاحب معہ اہلیہ " ۱۸/-
قاضی رشید احمد صاحب ارشد معہ اہلیہ صاحبہ دارالرحمت ۱۸/۱/-
شیخ نور الدین صاحب تاجر دارالفتوح قادیان ۲۷/-
حکیم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مسجد اقصٰی ۵/۱۲/-
صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت ۵۱/-
بابو غلام حیدر صاحب پنشنر " ۷/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دارالفضل ۱۶/۴/-
سید تفضل حسین شاہ صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰/-
اخوند اقبال محمد خان صاحب بی۔ اے مظفر گڑھ ۵/۲/-
چوہدری غلام نبی صاحب شملہ ۱۲/-
میاں ثناء اللہ صاحب بستی چانگریاں ۷/۲/-
میاں الہ دین صاحب سانگلا " ۵/۱/-
شیخ نصیر الدین صاحب مکند پور ۵/-
میر الٰہی صاحب ہیرادر ۱۱/۴/-
میاں لدھا صاحب تڑگڑی گوجرانوالہ ۵/۲/-
میاں عمر الدین صاحب " " ۵/۸/-

"اس بیان سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں

(۱) مقام نیابت عن اللہ، حجیت اور ریاست ادوار حب ایمانی کے ثمرات میں سے ہیں۔

(۲) یہ تینوں مقام صدیقیت سے بالا ہیں۔

(۳) ان مقامات پر فائز ہونے والا فاتح اور خاتم ہوتا ہے۔ یعنی یہ مقامات قرب میں سے انتہائی ہیں۔ اور ایسے شخص کی پیروی سے رضامندی مولےٰ حاصل ہوتی ہے۔

(۴) یہ مقام بالذات انبیاء مستقلین کو اور بالتبع ان کے بعض کامل متبعین کو ظلی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے ان مقامات کے اسرار مکنونہ لکھنے اور بیان کرنے ناممکن ہیں

پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حب ایمانی کا یہ شیریں ترین ثمرہ جاری ہے۔ یعنی آپ کی اتباع میں بعض کامل افراد امت کو یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ جو صدیقیت سے بھی بالا ہے۔ اسی مقام کو دوسرے لفظوں میں نبوت غیر تشریعی کہتے ہیں۔ عوام پر اگر یہ حقیقت نبی کے ظہور اور بیان سے قبل مستور رہے تو ہرگز قابل اعتراض نہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

چوہدری محمد اکرم صاحب پٹواری شاہ مسکین ۶/۶/-
ای۔ احمد صاحب ستان کولم ۶/۶/-
عبدالرحمٰن صاحب مدرس دواریاں کشمیر ۶/۱۰/-
چوہدری محمد الدین صاحب ٹیمپچ سنٹرل انڈیا ۶/-
اے۔ ایم۔ عبدالرحمٰن صاحب کولمبو ۵۵/-
ایم۔ زین الدین صاحب " ۱۲/-
ای۔ احمد صاحب " ۵/۸/-
ایم۔ ابراہیم صاحب " ۶/۴/-
اہلیہ صاحبہ ایم۔ زین الدین صاحب " ۵/۱۲/-
چوہدری روشن خانصاحب مزنگ لاہور ۱۱/-
مولوی عبداللہ صاحب عزالنفس نویس مالاکنڈ ۸/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحلیم صاحب انبالہ ۵/۴/-
حبیبا " " " ۵/
سید محمد حسین شاہ صاحب انسپیرہ ۶۶/-
احمد دین صاحب پسر حاجی محمد صدیق صاحب شملہ ۱۲/-
چوہدری اللہ بخش صاحب مدرسہ چیمہ گوجرانوالہ ۵/-
" محمد خان صاحب " ۶/-
" احمد خان صاحب کھیوالی " ۵/۱۲/-
میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چری ۱۶/-
منشی خانصاحب چک ۵۶۲ ننکانہ صاحب ۵/۴/-
غلام نبی صاحب بنگہ ۵/-
مائی اہلیہ اللہ بخش صاحب پوسی بنگہ ۵/۶/-
چوہدری بشیر احمد صاحب خفانی مزنگ ۶/-
غلام علی صاحب کھوکھر راولپنڈی ۶۰/۶/-
غلام اللہ صاحب اسلم زرگر سیدوالا ۱۰/۸/-
حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ظہیر احمد صاحب راولپنڈی ۱۱/-
چوہدری محمد اختر صاحب سوڈان ۱۳/-
مرزا غلام محی الدین صاحب راولپنڈی ۶/-
مرزا محمد حسین صاحب معہ فیملی شملہ ۱۱۰/-
چوہدری مہر خان صاحب کریام ۲۱/-
ماسٹر بہادر جنگ خان صاحب " ۱۳/۱۲/-
دفعدار میجر غلام حسین خانصاحب " ۷/۳/-
چوہدری خوشی محمد صاحب چک ۵۹۳ E.B. ۲۱/۸/-
علی گوہر خانصاحب معظم فیروزپور ۷/۴/-
چوہدری صوبے خاں صاحب پٹواری تخت پور ۵/۶/-
مہر بی بی اہلیہ فتح محمد صاحب دارالرحمت ۵/-
ماسٹر محمد علی صاحب اظہر معہ اہلیہ " ۲۴/۶/-
عبدالرحیم صاحب عرف پولا " ۵/۱/-
مستری احمد دین صاحب " ۵/۳/-
" ابراہیم صاحب " ۵/۳/-
حکیم رحمت اللہ صاحب " ۶/۵/-
ٹھیکیدار علی احمد صاحب " ۶/۸/-
محمد مغل صاحب بیاس درکس امرتسر ۱۴/-
خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب بیاس ۴۱۲/۴/-
محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن ۴۲/-
عزیزہ بیگم اہلیہ سیٹھ محمد اعظم صاحب " ۴۲/-

(۳) لطیفہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن ۲۶/-

والدہ صاحبہ مرحومہ حبیب اللہ صاحب صدیقی حیدرآباد دکن ۲۸/-

اہلیہ صاحبہ " " " " ۱۹/-

گل بانو اہلیہ صاحبہ موجودہ حبیب اللہ صاحب

صدیقی حیدرآباد دکن ۱۸/

محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ حیدرآباد دکن ۲۰/-

اہلیہ صاحبہ " " " ۷/-

سید حسین ذوقی صاحب حیدرآباد دکن ۶/۱۲/-

محمد اسمٰعیل خانصاحب " " ۱۱/-

میر احمد سعید صاحب " " ۵/۸

دختران محمد عطا صاحب جود " " ۵/۴/-

اہلیہ صاحبہ رسول صاحب مرحوم " " ۷/-

حسن محمد صاحب چنتہ کنٹہ حیدرآباد دکن ۱۴/-

خواجہ معین الدین صاحب " " " ۱۴/-

راج محمد صاحب " " " ۱۴/-

خواجہ حسین صاحب " " " ۱۴/-

عبدالقادر صاحب " " " ۷/-

(باقی)

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نارتھ ویسٹرن ریلوے

رہتک اور گوہانہ (جن میں یہ بردو شامل نہیں ہیں) کے درمیان لائن ۱۹ راگست ۱۹۴۱ء کو آخری طور پر بند کر دی جائیگی۔ بنابریں ٹریفک کا بکنگ مندرجہ ذیل طریق کے مطابق روک دیا جائیگا۔

ہر قسم کا ٹریفک بیرونی سٹیشنوں سے اور ان تک	۱۰ راگست ۱۹۴۱ء سے
لوکل اسباب کا ٹریفک	
لوکل پسینجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک	۱۶ راگست ۱۹۴۱ء سے

(۲) ٹرین سروس کی تبدیلیاں بعد میں مشتہر کی جائیں گی۔

لاہور

۱۰ رجولائی ۱۹۴۱ء

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۰ جولائی۔ کل رات بھی برطانی طیارے چینل کے پار گئے۔ اور ان کے حملہ کا زور ہنوز برہا۔ ابھی تک تفاصیل کا علم نہیں ہوسکا۔ مگر کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ کل دن میں دشمن کے جہازوں پر جو حملے کئے گئے۔ ان کے نتیجہ میں دشمن کے آٹھ جہاز وزنی ۴۸ ہزار ٹن برباد ہوگئے جن میں ایک دس ہزار کا ٹینکر بھی تھا۔ ہمارا کوئی طیارہ ان حملوں میں کام نہیں آیا۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ کیلیفورنیا میں جو کارخانے برطانیہ کیلئے جہاز تیار کرتے ہیں۔ ان کے مزدوروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ اگلے چند ماہ میں جرمنی کو اچھی طرح پتہ لگ جائیگا۔ کہ بمباری کسے کہتے ہیں۔ جتنے بم اس کے ہوائی جہاز برطانیہ پر گراتے رہے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ اب اس پر گرائے جانے کا وقت آگیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ دشمن کے بہت کم ہوائی جہاز کل رات برطانیہ پر اڑے۔ مڈلینڈ میں دو جگہ بم گرائے گئے مگر نہ کوئی مالی نقصان ہوا۔ اور نہ جانی۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ بالٹک کے علاقہ میں رات بھر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ سمالنسک پر قبضہ کا ان کے اعلان میں کوئی ذکر نہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ نووگرڈ کے علاقہ میں لڑائی بہت سخت ہو رہی ہے۔ جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سمولنسک کے علاقہ میں اس کی فوجیں حسب تجویز بڑھ رہی ہیں۔ اور فن لینڈ کے محاذ پر بھی اسے کامیابی ہو رہی ہے۔ نیز یہ کہ جرمن اور رومانی فوجیں دریائے ڈینسٹر کے مشرقی کنارے پر برابر بڑھ رہی ہیں۔

انقرہ ۲۰ جولائی۔ روسی طیاروں نے رومانیہ کے تیل کے چشموں اور کارخانوں پر بمباری کرکے انہیں اس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ کہ اگر انکی مرمت کا کام آج ہی شروع کر دیا جائے تو بھی چھ ماہ میں ختم ہو۔

ماسکو ۲۰ جولائی۔ موسیو سٹالن اب روس کے وزیر دفاع بھی ہوں گے مارشل شنگو کو ان کا نائب مقرر کیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۰ جولائی۔ جاپان کے وزیر اطلاعات نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حالات بہت نازک ہیں۔ جاپان دوسروں پر بھروسہ نہیں کرسکتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ روس برطانیہ اور امریکہ نیوول جاپان۔ اٹلی اور جرمنی کے خلاف متحد ہو جائیں گے۔ مگر یہ کوئی آسان بات نہیں۔ اس لئے جلدی میں کوئی نتیجہ نکالنا سخت خطرناک ہوسکتا ہے

لنڈن ۲۰ جولائی۔ انڈوچائنا کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جاپان نے کوئی مطالبہ بالواسطہ یا بلاواسطہ ابھی تک نہیں کیا۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ امریکہ برطانیہ کو مزید امداد اس رنگ میں دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ کہ اسے تیل کی سپلائی میں اور سہولتیں حاصل ہو جائیں۔ چنانچہ امریکن گورنمنٹ نے جہازوں کے مالکوں سے کہا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کو ایک سو جہاز اور دے دیں۔ اس سلسلہ میں کل تیسرے پہر ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس وقت جو ۴۸ ناروی جہاز امریکہ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہ بھی برطانیہ کو دے دیئے جائیں گے۔

سرینگر ۲۰ جولائی۔ کشمیر کی گورنمنٹ نے ریاست میں چائے کی کاشت کو بڑھانے اور اس کی حالت سدھارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کے لئے بعض علاقوں میں بڑے پیمانہ پر تجربے کئے جا رہے ہیں

لنڈن ۱۹ جولائی۔ جرمن فوجوں نے نووگرڈ اور سمولنسک پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ مقام یوکرین کے صدر مقام کیف سے ۱۳۰ میل جنوب کو ہے۔ نیز یہ کہ وہ سٹالن لائن میں اسی میل چوڑا شگاف کر چکی ہیں۔

چنگنگ ۱۹ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چین کی کمیونسٹ فوجوں میں پھر سے بغاوت شروع ہوگئی ہے۔ اور وہ سرکاری فوجوں پر حملے کرنے لگی ہیں۔

لائلپور ۱۹ جولائی۔ گندم وڈہ ۶/۸/۳ مٹر ۵۹ ۱۰/۱/۳ نخود ۹/۵/۳ ۔ بنولہ وڈہ ۶/۳/۲ گڑ ۲/۲/۲ شکر ۲/۲/۳ مرچ لال ۸/۹ سے ۱۰/- کھانڈ ۲۷/- گھی خالص ۵۱/- سونا ۴۳/۸ چاندی ۶۳/۱۲ پونڈ ۶/۹/۲۸

شملہ ۱۹ جولائی۔ معتبر ذرائع سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے گاندھی جی کو ایک اہم خط لکھا ہے۔ جو ہے تو ذاتی۔ مگر خاص سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔

لاہور ۱۹ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہائیڈرو الیکٹرک پاور نارووال۔ پسرور۔ پٹی۔ کھنہ۔ بھرالہ رائے کوٹ اور زیرہ میں جاری کر دی جائے۔

واشنگٹن ۱۹ جولائی۔ گزشتہ شب لارڈ ہیلی فیکس نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس کی جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ یہ بات طے شدہ ہے۔ کہ ہٹلر جلد برطانیہ کے سامنے شرائط صلح پیش کرے گا۔ جو اس قسم کی ہوں گی۔ کہ یورپ میں امریکہ اور برطانیہ اس کا نیا آرڈر تسلیم کرلیں۔ اور اسے سمندر میں مکمل آزادی۔ اور مساوی حقوق دے دیں۔ تو وہ امریکہ اور برطانیہ سے کوئی تعرض نہیں کرے گا بشرطیکہ یہ دونوں یورپ کے معاملات میں دخل نہ دیں۔ لارڈ موصوف نے کہا کہ ہٹلر کی شرائط صلح خواہ کچھ ہوں۔ ہم ان پر مطلقاً دھیان نہیں دیں گے۔

لنڈن ۱۹ جولائی۔ برطانیہ کے وزیر فضائی نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ گزشتہ پانچ ماہ میں برطانی ہوائی جہازوں کی بمباری سے دشمن کے تین لاکھ ٹن وزنی جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ اور اسی قدر جہازوں کو نقصان بھی پہونچا ہے۔ جوں جوں راتیں لمبی ہوتی جائیں گی۔ حملے بھی شدید تر ہوتے جائیں گے۔

لنڈن ۱۹ جولائی۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی جنگ میں سٹالن کا لڑکا اور ایک روسی جرنیل گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ روسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ماسکو کی حفاظت کے لئے اس کے ارد گرد اینٹی ایرکرافٹ توپوں کے ۱۲ حلقے قائم کر دیئے گئے ہیں۔ اور روسی فوجوں کے کئی ڈویژن مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

سیالکوٹ ۱۸ جولائی۔ سردار ہرنام سنگھ سب جج نے قانون حق شفع کے بارہ میں قرار دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کسی جدی وارث یا ایک ہی خاندان کے ممبر کو ایسا دعویٰ دائر کرنے کا اب کوئی حق نہیں رہا۔ جس سے کسی بائع کے حقوق پر اثر پڑے۔ یہ فیصلہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل نرالا ہے۔

لنڈن ۱۹ جولائی۔ وشی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ فرانس میں قلت خوراک کا سوال بہت اہم ہو رہا ہے۔ اور ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے ایک نیا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ موسیو دارلان سے بھی وزارت داخلہ کا قلمدان لے لیا گیا ہے

لاہور ۱۹ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ کے موجودہ چیف سکرٹری مسٹر جے۔ ڈی۔ پینی کو فنانشل کمشنر مقرر کیا جا رہا ہے اور ان کی جگہ مسٹر ایف سی بورن مقرر کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۹ جولائی برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانی آبدوزوں نے بحیرہ روم میں دشمن کی فوج اور فوجی سامان سے لدے ہوئے آٹھ جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

سنگاپور ۱۹ جولائی۔ رائل ایئر فورس کے کئی افسر اور ہواباز آج سمندری جہاز کے ذریعہ برطانیہ سے صحیح وسلامت پہنچ گئے۔ اس جماعت میں زنانہ رائل نیوی سروس کی کئی ایک ارکان بھی شامل ہیں۔ ان افسروں کو مشرق بعید کے مختلف فضائی اڈوں پر بھیجا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی